بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں) اللہ (تعالیٰ) کا نام لیکر (شروع کرتا ہوں) جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ

کامل تعریف اللہ (تعالیٰ) کے لئے (ہی) ہے۔ جس نے یہ کتاب اپنے (اس) بندہ پر اتاری ہے اور اس میں

يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ

کوئی کجی نہیں رکھی (اور اس نے اسے) اس حال میں (اتارا ہے) کہ وہ سچی ہے اور صحیح راہنمائی کرنیوالی ہے تاکہ وہ (لوگوں کو)

لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

اسکی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) طرف سے (آنے والے) ایک سخت عذاب سے آگاہ کرے اور ایمان لانیوالوں کو جو نیک (اور مناسب حال)

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ

کام کرتے ہیں بشارت دے کہ ان کے لئے (خدا تعالیٰ کی طرف سے) اچھا اجر (مقدر) ہے وہ اس (اجر کے مقام) میں ہمیشہ رہینگے

۲ ۵ حل لغات۔

اَلْعَبْدُ:۔ کے لئے دیکھو سورۃ بنی اسرائیل ۱ ۵

عِوَجًا:۔ اَلْعِوَجُ مَعْوِج (یعوج عَوَجًا) سے اسم ہے اور اس کے معنے ہیں ٹیڑھا ہونا۔ کجی۔ جسموں کے ٹیڑھا ہونے کیلئے عَوَج کا لفظ استعمال ہوتا ہے معانی وصفات کی کجی اور نادرستی کے لئے عِوَج کا لفظ استعمال ہوتا ہے (اقرب) مزید تشریح کے لئے دیکھو ہود علہ

عِوَجُ الطَّرِيْقِ:۔ زَیغُہ۔ راستے کا ٹیڑھا پن۔

عِوَجُ الدِّيْنِ وَالْخُلُقِ:۔ فسادُہ۔ دین اور اخلاق کی خرابی (تاج)

قَيِّمًا:۔ قَيِّمُ الاَمْرِ کے معنے ہیں مُقِيْمُهٗ کسی کام کو سنبھالنے والا۔ وَ اَمْرٌ قَيِّمٌ مستقیم درست امر۔ وخُلُقٌ قَيِّمٌ۔ اچھے اخلاق۔ وَدِيْنٌ قَيِّمٌ مستقیم لازیغ فیه ایسا درست مذہب جس میں کوئی کجی نہ ہو۔ وَكُتُبٌ قَيِّمَةٌ ای مستقیمة۔ تبین

الحَقَّ مِنَ البَاطِلِ صحیح کتب جو حق کو باطل سے واضح الگ جدا کردیں۔ القیّم السیّدُ وسائس الاَمْرِ سردار اور کسی کام کا متولی (تاج) دِيْنًا قِيَمًا کے معنے ہیں ثابتًا مقوّمًا لامور معاشہم ومعادهم دائم رہنے والا۔ اور دنیا وآخرت کے امور کو درست کرنے والا دین (مفردات) — العبد، عوجا

لِيُنْذِرَ:۔ اَنْذَرَ سے مضارع کا صیغہ ہے اَنْذَرَهٗ کے معنے ہیں کسی امر کی حقیقت سے اسے آگاہ کیا (۲) اس امر کے نتائج ظاہر ہونے سے پہلے اسے ہوشیار کردیا (۳) خبر دیتے ہوئے اچھی طرح ہوشیار کرنے کو بھی انذار کہتے ہیں (اقرب) تفصیل کے لئے دیکھو یونس ۱۴ ۱ — لینذر، قیما

البَأْسُ:۔ کے معنے ہیں العذاب۔ عذاب والبَأسُ۔ الشدة فی الحرب۔ گھمسان کی جنگ۔ وقال ابن سیده اَلْبأس۔ الحربُ ثم — البأس

کُنْتُمْ حَتّٰی قِیل لَا بَاْسَ علیكَ ای لَا خوفَ ابن سیدہ نے کہاہے کہ بأس کے اصل معنے تو لڑائی کے ہیں لیکن اس کا استعمال اس کے علاوہ دوسرے معنوں میں بھی بکثرت ہوتا ہے چنانچہ لا بأسَ علیكَ بول کر یہ معنے مراد لیتے ہیں کہ لاخوف علیك یعنی کوئی خوف نہیں۔ (تاج)

یُبَشِّر

یُبَشِّرُ:۔ بشّرَ سے مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور بشّر کے لئے دیکھیں نحل ع۵۹

اَجر

اجر:۔ کے لئے دیکھو سورۃ یوسف ع۵۷

ماکثین

مَاکِثِیْن:۔ مَکَثَ سے اسم فاعل ماکِثٌ آتا ہے اور ماکِثُونَ اس کی جمع ہے مَکَثَ بالمکان (یمکُثُ مَکْثًا) کے معنے ہیں لَبِثَ وَ اَقَامَ کسی جگہ ٹھہرا (اقرب)

ابداً

اَبَدًا:۔ الاَبَدُ کے معنے ہیں الدَّھْرُ لمبا زمانہ الدَّائم ہمیشہ رہنے والا۔ القَدِیْمُ۔ قدیم۔ الازلیُّ ازلی (اقرب) الاَبَدُ عبارۃٌ عَنْ مدۃ الزمان۔ الممتدۃ الذی لایتجزء غیر معین زمانہ (مفردات)

تفسیر۔ قَیِّمًا…… الخ وہ بطور داروغہ کے ہے (۱) پچھلی کتابوں پر تاکہ ان کی غلطیوں کو دور کرے (۲) نیز داروغہ ہے آئندہ زمانے کے لوگوں پر کیونکہ انہیں ان اعمال کی اطلاع دیتی ہے جو انہیں کرنے چاہئیں یہی وجہ ہے کہ قیّماً کا حال نہیں بیان کیا۔ تاکہ دونوں زمانوں کے متعلق حکم سمجھا جائے۔

اس کتاب کا پہلا کام

لغت میں قَیِّمُ الاَمر کے معنے متولی کے لکھے ہیں یعنی قیّم الامر وہ ہے جس کے سپرد نگرانی اور تربیت ہو۔ ان معنوں کے رُو سے آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ کتاب آنے والے لوگوں کے لئے مربی ہے اور پہلوں کے لئے نگران۔

لِیُنذر باساً شدیداً کا مطلب

لِیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا۔ عربی زبان میں بُؤس کے معنے تنگی اور فقر کے ہوتے ہیں اور بأس کے معنے بہادری اور طاقت کے یا خوف۔ عذاب اور جنگ کے ہوتے ہیں۔ اس جگہ خوف اور عذاب کے معنے ہیں۔

وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا۔ اس آیت میں مومنوں سے اجرِ حسن کا وعدہ کیا گیا ہے اجرِ حسن سے مُراد صرف یہ نہیں کہ انہیں انعامات ملیں گے کیونکہ یہ معنے خالی اجر سے بھی نکل آتے ہیں۔ چنانچہ کئی جگہ قرآن کریم میں صرف اجر کا لفظ مومنوں کے لئے استعمال ہوا ہے مثلاً اس سورۃ میں آگے چل کر فرماتا ہے اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۔ ہم نیکوں کے اجر کو ضائع نہیں کریں گے یہاں موقعہ کے لحاظ سے اجر کے معنے اچھے اجر کے ہیں۔ اسی طرح اس آیت میں بھی خالی اجر کا لفظ استعمال کیا جاتا تو اس کے معنی موقعہ کے مطابق اچھے اجر کے ہی ہوتے۔ پس اَجْرًا حَسَنًا کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ اجر نیک نتیجہ پیدا کرنے والا ہوگا۔ اس کے ملنے سے مومن بگڑیں گے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نعمتوں کو اچھے طور پر استعمال کرکے مزید ثواب اپنے لئے جمع کریں گے۔

مَاکِثِیْنَ فِیْہِ اَبَدًا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یعنی ان کا وہ اجر کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس سے یہ مُراد نہیں کہ کسی صورت میں بھی ختم نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ مومن رہیں گے اجر ملتا رہے گا۔ یہ معنے اس صورت میں ہیں کہ اس آیت کو ان انعامات کے متعلق سمجھا جائے جو مومنوں کو دُنیا میں ملنے والے ہیں۔ لیکن اگر اُخروی انعامات لئے جائیں تو پھر یہی معنے ہوں گے کہ وہ ہمیشہ اس اجر سے فائدہ اُٹھاتے رہیں گے کبھی بھی ان کا اجر ختم نہ ہوگا اس آیت میں اشارہ کیا ہے کہ اگر دائمی فضل چاہتے ہو تو ایمان کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا۔

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝

اور (نیز اس نے اس لئے اسے اُتارا ہے کہ) تا وہ ان لوگوں کو آگاہ کرے جو کہتے ہیں (کہ) اللہ (تعالیٰ) نے (فلاں شخص کو) بیٹا بنا لیا ہے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

انہیں اس بارہ میں کچھ بھی تو علم (حاصل) نہیں اور نہ ان کے بڑوں کو (اس بارہ میں کوئی علم تھا) یہ بہت بڑی (خطرناک) بات

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

ہے۔ جو ان کے موہنوں سے نکل رہی ہے (بلکہ) وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں ۵ے

۵ے حل لغات ۔ الولد :۔ ولد کے اصل معنے اولاد کے ہیں۔ خواہ نر ہو یا مادہ۔ لیکن چونکہ اس جگہ بیٹا مُراد ہے۔ ترجمہ میں بیٹے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

الکلمۃ :۔ کے معنے ہیں لفظ یا جو کچھ بولیں خواہ مفرد ہو یا مرکب۔ مزید تشریح کے لئے دیکھو یونس ۳۴ ع ۱۰۹ ۱۰

الکَذِب :۔ کذب کا مصدر ہے۔ اور کذب الرجلُ کے معنے ہیں۔ اَخْبَرَ عن الشّیِٔ بخلافِ ما ھو مع العلم بہ ضد صدق کسی چیز کے متعلق باوجود علم کے خلاف واقعہ خبر دینا کذب کہلاتا ہے اور یہ لفظ صدق کے مخالف معنوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ وسواءٌ فیہِ العمد والخطأُ اور اس صورت میں جان بوجھ کر خلاف حقیقت بات کہنا یا غلطی سے کہنا دونوں کذب میں شامل ہوتے ہیں (اقرب)

تفسیر :۔ دوسرا کام اس کتاب کا یہ ہے کہ ان لوگوں کو ڈراوے جنہوں نے کہا ہے کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے (العیاذ باللہ)

عجیب بات ہے کہ پہلے کتاب کا کام انذار بتایا پھر مومنوں کو بشارت دینا اس کا کام بتایا۔ اس کے بعد پھر انذار کا ذکر کیا۔ اور یہ انذار خاص اس قوم کے متعلق بتایا جو اللہ تعالیٰ کا بیٹا بناتے ہیں۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں انذار کا ذکر اکٹھا نہ رکھا اور بشارت کا ذکر بعد میں نہ رکھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس ترتیب سے قرآن کریم نے ان زمانوں کا بھی اظہار کر دیا ہے جن میں قرآن کریم کا انذار تبشیر اور پھر دوسرا انذار ظاہر ہوگا۔ پہلے انذار سے مکے والوں اور دوسری تمام ان اقوام کا انذار مراد ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کی مخالف تھیں چنانچہ قرآن کریم کے اس انذار کے نتیجے میں وہ اقوام تباہ ہو گئیں۔ اس کے بعد مومنوں کی بشارت کا ذکر کیا چنانچہ مخالفین اسلام کی تباہی کے بعد مسلمانوں کو انعام ملے اور مَاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا کے حکم کے ماتحت مسلمانوں نے صدیوں تک دنیا میں حکومت کی۔ اس کے بعد صرف مسیحی قوم کے انذار کا ذکر کیا جس سے اس طرف اشارہ ہے کہ اسلامی ترقی کے بعد پھر مسیحیت زور پکڑے گی اور دنیا پر اس طرح چھا جائے گی کہ گویا وہی ایک قوم اسلام کے مخالف رہ جائے گی اس وقت قرآن کا انذار خصوصیت سے مسیحی اقوام کے لئے ہوگا اگر اس طرح انذار کو دو ٹکڑوں میں تقسیم نہ کیا جاتا اور مسلمانوں کے انعامات کو درمیان میں بیان نہ کیا جاتا تو یہ لطیف معنے جو عذاب کے اوقات اور آئندہ زمانے کے سیاسی تغیرات کو بھی ظاہر کر رہے ہیں پیدا نہ ہو سکتے تھے۔

الولد

الکذب

ماکثین فیہ ابداً کے ماتحت مسلمانوں کی حکومت

اس کتاب کا دوسرا کام

مسیحیت

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

تو کیا اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو اُن کے پیچھے شدت غم سے اپنی

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ

جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا ؎۔ جو کچھ (روئے) زمین پر (موجود) ہے اسے یقیناً ہم نے اسکی

كَبُرَتْ كَلِمَةً وہ بڑی بات ہے جو ان کے
مُنہ سے نکلتی ہے یکلمہ تمیز واقعہ ہوا ہے یعنی كَبُرَتْ هِيَ
كَلِمَةً یعنی یہ بات کہنے کے لحاظ سے بہت ہی بڑی ہے
یا دوسرے لفظوں میں اس بات کا تو مُنہ پر لانا بھی بَاخِعٌ
بڑا خطرناک ہے اور نیز خلاف عقل ہے۔ اس میں
بتایا ہے کہ نہایت گستاخی کا عقیدہ ہونے کے علاوہ
اس عقیدے کو تو انسانی عقل بھی رد کرتی ہے یہ کس
طرح ہوسکتا ہے کہ ایک انسان پھانسی پر چڑھایا جائے
اور پھر وہ خدا کا بیٹا کہلائے۔

انذار کی خبر دیتے ہوئے مسیحیت پر کاری ضرب ؎ انذار کی خبر دیتے ہوئے مسیحیت پر ایک کاری
ضرب بھی لگا دی فرماتا ہے کہ بیٹا تو خدا کا بناتے ہیں
لیکن بیٹا بنانے کی کوئی دلیل ان کے پاس موجود نہیں
نہ ان کے باپ دادوں کے پاس تھی یعنی باپ دادوں
نے یہ دیکھتے ہوئے کہ مسیح کے حواری اور ان کے
شاگرد موحد تھے شرک بعد میں پیدا ہوا ہے اسے خدا
کا بیٹا بنا دیا اور ان کے پاس اعلیٰ توحید کی تعلیم اسلام اٰثار ؎
نے پیش کردی ہے اور مشرکانہ خیالات کا پوری طرح
قلع قمع کردیا ہے مگر نہ پہلوں نے اپنی آنکھوں دیکھی
باتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اور نہ بعد میں آنے والوں نے
اسلام کے دلائل سے نفع حاصل کیا۔ دونوں گروہوں اسفا ؎
نے بغیر دلیل اور بغیر ثبوت کے اپنے رب کو چھوڑ کر
ایک انسان کو خدا بنالیا۔

اِلَّا كَذِبًا کہکر بتایا۔ کہ خود مسیح بھی اس قسم کی ابنیت سے منکر ہے
چنانچہ موجودہ اناجیل سے بھی مسیح کے خدا کا بیٹا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا
بیشک مسیح علیہ السلام کی نسبت بیٹے کے الفاظ آتے ہیں لیکن یہ الفاظ دوسرے
انسانوں کیلئے بھی آتے ہیں چنانچہ خروج باب ۴ آیت ۲۲ میں لکھا ہے کہ خداوند
نے یوں فرمایا ہے۔ کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے۔

؎ حل لغات ملعل کے لئے دیکھو سورہ ہود ؎

بَاخِعٌ: بَخَعَ سے اسم فاعل ہے۔ اور بَخَعَ نَفْسَهٗ
کے معنے ہیں قَتَلَهَا من وَجْدٍ او غَيْظٍ کہ اپنے نفس کو
غم یا غصہ سے ہلاک کردیا (اقرب) نیز تاج العروس میں
ہے بَخَعَ نَفْسَهٗ قَتَلَهَا غَمًّا۔ اپنے نفس کو غم کی وجہ سے
ہلاک کردیا۔ بَخَعَ بالحق بخوعًا:۔ اَقَرَّ بِهٖ وخَضَعَ
لَهٗ۔ صداقت کا اقرار کیا اور اس کے لئے سرِ تسلیم خم کیا۔
بَخَعَ له نُصْحَهٗ ای اَخْلَصَهٗ وبالغَ۔ اس کے لئے
اپنی نصیحت کو خالص کیا اور نصیحت میں کوئی کمی نہ رہنے دی
اور فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کے معنی ہیں مهلكها
مبالغا فيها حرصا على اسلامهم۔ کہ شائد تو اپنے
نفس کو اُن کے اسلام میں داخل ہونے کی شدید خواہش
سے ہلاکت میں ڈال دے گا۔ (تاج)

اٰثار۔ اثر کی جمع ہے۔ اور الاثر کے معنے ہیں۔ ما
بقی من رسم الشیئ: کسی چیز کا باقیماندہ نشان۔

الحدیث:۔ حدیثا لسنة۔ سنت (اقرب)

اَسَفًا۔ اسِف سے مصدر ہے اور اسِف علیه
کے معنے ہیں۔ حزن اشد الحزن وتلهّف:۔ وہ
سخت رنجیدہ اور غمزدہ ہوا (اقرب)

تفسیر۔ اس آیت میں بتایا ہے کہ جس طرح یہود کی
تباہی کی خبر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں درد

زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○ وَاِنَّا

زینت (کا موجب) بنایا ہے۔ تاکہ ہم ان کا امتحان لیں (کہ) ان میں سے سب سے اچھے کام کرنے والا کون ہے اور

اُٹھاتا تھا (نحل ع ۱۶) . . . .

اسی طرح اس قوم کی تباہی کی خبر پر بھی آپؐ کو سخت صدمہ ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے صدمہ پہنچنے سے پہلے ہی آپ سے اظہار ہمدردی فرماتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتا ہے کہ اب اس خبر کو سُن کر بھی تیرے دل کو ایسا صدمہ ہوگا کہ گویا تُو اپنی جان کو ہلاک کرنے لگا ہے لیکن تُو صبر سے کام لے کر یہ تیرے رب کی مشیّت ہے دیکھ لو اس جگہ دوسرے مشرکین کا کوئی ذکر نہیں صرف عیسائیوں کا ذکر ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غم کی اس آیت میں خبر دی گئی ہے وہ عیسائیوں کی تباہی پر ہی ہو سکتا تھا۔ لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس عذاب پر جو مسیحیوں پر تیرہ سو سال بعد آنا تھا ایسا غم محسوس کرتے ہیں کہ گویا اپنی جان کو ہلاک کر دیتے ہیں مگر مسیحیوں کے بعض مصنف اپنے محسن کو رات دن گالیاں نکالتے رہتے ہیں۔

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآن کریم تو اپنی صداقت کی آپ ہی دلیل ہے اور مسیحی اقوام کو جو مشکلات پیش آنے والی ہیں ان کا حل اس میں موجود ہے۔ پس تجھے اس کا سخت صدمہ ہوگا کہ اس علاج کی موجودگی کے باوجود یہ قوم جو دنیوی شان و شوکت میں خاص طور پر ترقی کر چکی ہوگی اس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے گی اور اس کا انکار کرکے تباہ ہو جائے گی۔

۵ تفسیر فرماتا ہے ہم نے دنیا میں ہزاروں چیزیں پیدا کی ہیں اور غرض یہ ہے کہ انسان کے لئے ایک شغل پیدا کریں تا وہ ان اشیاء کو دریافت کرنے

پھر ان سے کام لے اور زِيْنَةً کہہ کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کوئی نہ کوئی فائدہ رکھتی ہے۔ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس میں کوئی فائدہ نہ ہو اسی ایک لفظ سے کس طرح اس نکتہ کو واضح کر دیا گیا ہے کہ دُنیا کی کوئی چیز لغو نہیں اگر بعضھا زِيْنَةً ہوتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ بعض اشیاء مفید ہیں اور بعض غیر مفید۔ مگر اللہ تعالیٰ سب اشیاء کو جو دنیا پر ہیں دُنیا کے لئے زینت کا موجب قرار دیتا ہے پس معلوم ہوا کہ اسلام کے نزدیک دنیا کی ہر شے میں فوائد ہیں اور وہ ایک حُسن یعنی خوبی اپنے اندر رکھتی ہے اور کوئی چیز بھی نہیں کہ جو دُنیا کا حُسن بڑھانے والی نہ ہو افسوس کہ اس حکم سے مسلمانوں نے فائدہ اُٹھانا چھوڑ دیا اور تحقیق اور ایجاد کے کام کو نظر انداز کر دیا۔ اور یورپ والوں نے باوجود قرآن کریم کو نہ ماننے کے اس حکم پر عمل کیا اور علوم میں اس قدر ترقی کی کہ ساری دنیا پر غالب آ گئے۔

مسیحیت کی ترقی کے بعد زوال کی پیشگوئی۔

مسیحی قوم کی تباہی پر آنحضرت کو غم

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دنیا کی اشیاء اس لئے پیدا کی گئی ہیں تا کہ لوگ ان کے متعلق تحقیق کریں دنیا کی حالت کو سنواریں۔ اس حصے کے متعلق مسیحیوں سے کوتاہی ہوئی ہے انہوں نے دنیا کے راز تو دریافت کئے مگر اچھے عمل کا نمونہ نہ دکھایا یعنی اس تحقیق اور تدقیق کے نتیجہ میں انہوں نے دُنیا میں ظلم اور فساد کی بُنیاد رکھ دی اور غالباً اس طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔

لنبلوھم ایھم احسن عملا میں دُنیا کی اشیاء کی تحقیقات کرنے کی طرف اشارہ

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ۭ اَمْ حَسِبْتَ

جو کچھ اس (زمین) پر (موجود) ہے اسے ہم یقیناً (ایک دن مٹا کر) ویران سطح بنادینگے ۔۶ کیا تو سمجھتا ہے کہ

اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا

کہف اور رقیم والے (لوگ) ہمارے نشانوں میں سے کوئی اچنبھا (نشان) تھے (جن کی نظیر پھر کبھی نہ پائی جاسکتی ہو)

صَعِيدًا

۶ حل لغات:۔ صَعِيْدًا :۔ صعید کے معنے ہیں۔ التراب مٹی۔ وقیل وجہ الارض ترابا کان امر غیرہ :۔ زمین کی سطح خواہ مٹی کی ہو یا کسی اور چیز کی۔ المرتفع من الارض۔ بلند زمین۔ وقیل ھو مالم یخالطہ رمل ولا سبخۃ اور بعض نے صعید اس مٹی کو قرار دیا ہے جس میں ریت اور کلر نہ ہو۔ الطریق رستہ۔ القبر قبر (اقرب) کہتے ہیں صارت الحدیقۃ صعیدًا۔ باغ چٹیل میدان ہوگیا یعنی اس میں کھیتی نہ رہی (تاج)

جُرُزًا

جُرُزًا :۔ جرزہ (یجرُزُ) کے معنے ہیں قطعہ اسے کاٹا۔ جَرَزَ الزمانُ زیدًا :۔ اجتاحہٗ۔ زمانے نے اس کو تباہ کر دیا۔ ارضٌ جَرَزٌ و جُرُزٌ کے معنی ہیں التی لا تنبت او اکل نباتھا او قُطِعَ وہ زمین جس میں کوئی چیز نہ اُگے۔ یا اسکی نباتات کاٹ کر استعمال کر لی گئی ہو۔ اور پھر وہ چٹیل رہ جائے (اقرب) نیز صعیدًا مجرُزًا کے معنے ہیں ای منقطع النبات چٹیل میدان جس میں کوئی سبزی نہ ہو (مفردات)

تفسیر۔ فرمایا وہ دنیا کا سامان تو ایک عارضی چیز اور عارضی سامان ہے حقیقی نہیں۔ صرف قومی مقابلہ کا ایک ذریعہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے تا بنی نوع انسان کی خدمت کرکے ثواب حاصل کریں لیکن مسیحی لوگ اس غرض کو پوری نہ کرینگے خدا کے پیدا کئے ہوئے سامانوں کی جستجو تو کریں گے لیکن ان کو حسن عمل کا ذریعہ نہ بنائیں گے۔ اور لڑائی جھگڑے کا ذریعہ بنا لینگے۔ پس چونکہ ہمارا مقصد تو ان اشیاء کے پیدا کرنے سے دُنیا کو زینت دینا ہے چونکہ وہ مقصد انکی تحقیقاتوں اور ایجادوں سے پورا نہ ہوگا ہم ان کے کام کو مٹا دیں گے غرض اس جگہ سب دُنیا کی تباہی مراد نہیں بلکہ ان کاموں کی تباہی مراد ہے جو اللہ کا بیٹا بنانے والی قوم کرے گی۔

اس آیت کے الفاظ میں نہایت لطیف طور پر ایک تمثیل کی طرف جو اس سورۃ میں آگے چل کر بیان ہوئی ہے اشارہ فرمایا گیا ہے اور وہ اشارہ صَعِيْدًا جُرُزًا کے الفاظ میں ہے۔

صعید کے معنے اس زمین کے ہوتے ہیں جس میں سے درخت وغیرہ کٹ جائیں۔ چنانچہ عرب کا محاورہ ہے صارت الحدیقۃ صعیدًا (تاج) باغ اُجڑ گیا اس کے درخت فنا ہوگئے۔ اور جُرُز کے معنے بھی اس زمین کے ہوتے ہیں جس کی سبزی تباہ ہوگئی ہو آگے چل کر جہاں دو باغوں کی تمثیل دی گئی ہے (کہف ع ۵) وہاں بھی متکبر باغوں والے کو اس کا ناصح بھائی کہتا ہے کہ تو تکبر نہ کر ایسا نہ ہو کہ آسمانی عذاب نازل ہو کر تیرے باغوں کو صعیدًا زلقا بنا دے۔ صعیدًا کا لفظ تو وہی ہے جو یہاں استعمال ہوا ہے۔ جُرُزًا کی جگہ وہاں زلقا کا لفظ رکھا گیا ہے اور اس کے معنے بھی یہی ہیں کہ جہاں کوئی کھیتی نہ ہو۔ عرب کہتے ہیں ارض زلقٌ ایسی زمین جس پر کوئی کھیتی نہ ہو۔ پس اس آیت سے اس طرف اشارہ ہے کہ آگے جو تمثیل بیان کی گئی ہے مسیحی قوم بھی اس میں شامل ہے اور اللہ تعالےٰ ان کے لگائے ہوئے باغوں کو تباہ کرے گا۔

عَجَبًا ○ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ

ﮯ جب وہ (چند) نوجوان وسیع غار میں پناہ گزین ہوئے اور (دعا کرتے ہوئے) انہوں نے کہا

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ ۱۱

(کہ) اے ہمارے رب ہمیں اپنے حضور سے (خاص) رحمت عطا کر۔ اور ہمارے لئے ہمارے (اس) معاملہ میں درستی کا سامان کر

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ○

جس پر ہم نے اس وسیع غار میں چند گنتی کے سالوں کے لئے انہیں (بیرونی حالات کے) سننے سے محروم کر دیا ۹

ﮯ **حل لغات**۔ الکہف۔ کالبیت المنقور فی الجبل گھر کی شکل پر پہاڑ میں کھود کر بنایا ہوا مکان۔ اسکی جمع کھوف آتی ہے۔ غار اور کہف میں یہ فرق ہے کہ کہف وسیع ہوتی ہے اور غار تنگ۔ الکہف ایضًا الوزر۔ حفاظت کی جگہ۔ الملجاء۔ پناہ کی جگہ۔ (اقرب)

رقیم:۔ رقم (یرقم رقما) کے معنے ہیں کتبہٗ اس کو لکھا۔ رقم الکتاب اعجمہ وبیّنہٗ کسی کتاب یا خط کے الفاظ کو واضح طور پر لکھا۔ رقم الثوب: خططہٗ و اعلمہ۔ اس پر لکیریں ڈالیں اور شاندار کیا۔ کسی چیز پر تصویر بنانا۔ لکھنا۔ نقش بنانا۔

الرقیم:۔ الکتاب۔ المرقوم۔ لکھی ہوئی چیز اصحاب الرقیم کے معنے ہونگے۔ نقش یا تصویریں بنانے والے لوگ۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ پتھر یا لوہے پر کھودنے والے لوگ۔ تو اس لحاظ سے یہ معنی ہونگے کہ پتھروں پر یا کاغذوں پر لکھنے والے یا نقش و نگار کرنے والے یا تصویریں بنانیوالے یا کھودنے والے۔ رقیم بمعنے مرقوم بھی ہو سکتا ہے اس لحاظ سے اصحاب الرقیم کے معنے ہونگے جن کے پاس لکھی ہوئی چیزیں ہوں یعنی کتابیں یا سامان جن پر نام لکھا ہوا ہو یا کتبوں والے وغیرہ وغیرہ۔

العجب (۱) جب کوئی ایسا امر پیش آئے کہ اس کے ماننے میں طبیعت کو انقباض اور انکار ہو۔ تو اس انکار کی حالت کو عجب کہتے ہیں۔ (۲) پیش آمدہ امر کو پسند کرنے کو بھی عجب کہتے ہیں۔ (۳) اس حالتِ رُعب کو بھی عجب کہتے ہیں جو انسان پر کسی چیز کو بہت ہی بڑا سمجھنے کے وقت طاری ہوتی ہے (اقرب) تفصیل کے لئے دیکھو سورہ یونس ۳ۓ

تفسیر۔ کیا لطیفہ ہے بلکہ رونے کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اصحاب کہف کوئی عجوبہ چیز نہ تھے بلکہ اور آیتوں کی طرح یہ بھی ایک آیت ہی تھے۔ مگر ہمارے مسلمان اس کو ایک عجوبہ بنا رہے ہیں۔ (اصحاب کہف کی تفصیل کے لئے دیکھو اگلی آیات)

ﮯ **حل لغات**۔ اَوٰی الی منزلہ و منزلہٗ کے معنے ہیں نزل بہ لیلًا او نہارًا وہ اپنے مقام میں رات کو یا دن کو اترا۔ (اقرب) — اَوٰی

الفتیۃ: الفتٰی کی جمع ہے اور الفتٰی کے معنے ہیں الشاب الحدث۔ نوجوان۔ السخی الکریم۔ فیاض اور سخی (اقرب) — الفتیۃ

الرّحمۃ: رِقّۃ القلب والانعطاف یقتضی التفضّل والاحسان والمغفرۃ: رقتِ قلب جو ترس احسان اور بخشش کی مقتضی ہوتی ہے۔ نیز رحمت کے معنے مغفرت کے بھی ہوتے ہیں (اقرب) — الرحمۃ، الرقیم

تفسیر۔ رشد کے معنی ہدایت کے ہیں مگر رَشَد زیادہ تر دینی امور میں اور رُشد دینی اور دنیوی امور کی ہدایت کے لئے آتا ہے۔ پس دعا کا مطلب یہ ہوا کہ اے اللہ ہمارے لئے اس معاملہ میں آزادی اور کامیابی کا رستہ نکال۔

۹ۓ **حل لغات**۔ ضرب علی اذنہ: منع ان یسمع اس کو سننے سے روک دیا۔ (اقرب) — ضرب علی اذنہ

تفسیر۔ ضربنا علیٰ اٰذانھم کے معنے ہیں ہم نے ان کو سننے سے روک دیا یعنی کچھ سال تک ان کو کہف میں رکھ کر باقی لوگوں کے حال سے ناواقف رکھا۔ ان کو معلوم نہ ہوتا تھا کہ زمانہ کا کیا حال ہے۔ (اصحاب کہف کون تھے اس کے لئے دیکھو اگلی آیت)